DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ

استفتاء

کیا فرماتے مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں:

1۔ پینٹ یا شلوار کو نماز پڑھتے وقت فولڈ کر دینا اور پھر بعد نماز نیچے کر دینا کیسا ہے؟

2۔ شرٹ یا قمیص کے بازوں کو نماز پڑھتے وقت فولڈ دینا اور پھر بعد میں نیچے کر دینا کیسا ہے؟

مستفتی: فیض اللہ

03006740373

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 55/6
مورخہ ۳۰/۱/۳۹ھ

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔ مرد کا شلوار، تہہ بند یا پینٹ وغیرہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں ٹخنے سے نیچے لٹکانا گناہِ کبیرہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد ہے:

"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار"

"نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مرد کی زیر جامہ کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا (بدن کا) وہ حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا"

اگرچہ شلوار اور پینٹ وغیرہ کو حالتِ نماز میں تہہ کر کے ٹخنے کھولنا اچھا عمل ہے لیکن صرف اتنا کافی نہیں ہے بلکہ عام حالات میں بھی مردوں کے لیے ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے کیونکہ نماز اور نماز کے علاوہ بھی اس گناہ سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

2۔ مردوں کا اسطرح نماز ادا کرنا کہ کہنیاں کھلی ہوئی ہوں مکروہ ہے، البتہ کہنیاں ڈھانپتے ہوئے بازو کھلے ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔ لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ بلاضرورت آستین چڑھا کر نماز نہ پڑھی جائے اور اگر پہلے سے وضو وغیرہ کے لئے آستین چڑھائی ہو اور اسی حالت میں نماز شروع کر دی ہو تو بہتر یہ ہے کہ عمل قلیل سے نماز میں آستین نیچے کر لے مثلاً کچھ رکوع میں، کچھ قومہ میں اور کچھ سجدہ میں نیچے کر لے۔ (ماخوذ از فتاویٰ عثمانی: 1/424، امداد السائلین: ۲/۱۶۶)

1۔ کما فی صحیح البخاري: (141/7) دار طوق النجاة

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار

وفی شرح السيوطي لسنن النسائي: (198/8)

ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار قال الكرماني: ما موصولة وبعض صلته محذوف وهو كان وأسفل خبره ويجوز أن يرفع أسفل أي ما هو أسفل وهو أفعل ويحتمل أن يكون فعلا ماضيا وقال الزركشي: من الأولى لابتداء الغاية والثانية للبيان وقال الخطابي يريد أن الموضع الذي يناله الإزار من أسفل الكعبين من رجله في النار كنى بالثوب عن بدن لابسه.

Scanned by CamScanner

وفی شرح النووي علی مسلم: (62/14)

الحديث الصحيح أن الاسبال يكون فی الازار والقميص والعمامة وأنه لايجوز اسباله تحت الكعبين ان كان للخيلاء فان كان لغيرها فهو مكروه وظواهر الأحاديث فی تقييدها بالجر خيلاء تدل علی أن التحريم مخصوص بالخيلاء.

کمافی الدر المختار مع رد المحتار: (640/1)

(و) كره (كفه) أي رفعه ولو لتراب كمشمر كم أو ذيل. وإذا دخل في الصلاة كذلك وقلنا بالكراهة فهل الأفضل إرخاء كميه فيها بعمل قليل أو تركهما لم أره والأظهر الأول بدليل قوله الآتي ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل تأمل هذا وقيد الكراهة في الخلاصة والمنية بأن يكون رافعا كميه إلى المرفقين وظاهره أنه لا يكره إلى ما دونهما قال في البحر والظاهر الإطلاق لصدق كف الثوب على الكل اهـ

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد

28/ محرم الحرام 1439ھ بمطابق 19/ اکتوبر 2017ء

دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

مفتی

۲۸-۱-۳۹ھ

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

عفی عنہ

نائب مفتی

۱۴۳۹/۱/۲۸

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

ابو حنظلہ ... عفی عنہ

نائب مفتی

۲۸ / ۱ / ۱۴۳۹ھ

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

ابو الحسن حماد اللہ

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 55/6

مورخہ ۳۹/۱/۳۰

دار الافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

■ Ph No. 068-5702211
■ 0300-0815084, 0344-3387879
■ 0334-4903028, 0300-6795752
■ E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned by CamScanner